

مولانا عبید اللہ سندھی اور مسئلہ نزول مسیح علیہ السلام

مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ما علیہ نے اپنی زندگی اور اپنے خود ساختہ مناصب کے لیے جہاں قرآن وحدیث میں تحریف، تغیر و تبدل کیا وہاں ہم عصر علماء یا اسلاف کی عبارتوں کو بھی اپنے حق میں اسی ”فن تحریف“ سے خوب استعمال کیا۔ مرزاجی کی جسمانی اور روحانی نسل نے بھی حق رفاقت ادا کرتے ہوئے یہی وطیرہ اختیار کیا ہوا ہے اور ہمارے اسلاف کی عبارتوں کو حذف و مخ کر کے لوگوں کو قائل کرتے رہتے ہیں کہ جناب فلاں نے ایسے لکھا ہے تو اگر مرزا قادیانی نے اس طرح لکھ دیا تو کیا عذاب آگیا اور مسلمانوں کو یہ باور کرانے کی مذموم کوششیں کرتے رہتے ہیں کہ مرزا قادیانی بھی امت کے دیگر علماء کی طرح ایک مصلح ہے اور ان کا یہ وطیرہ خصوصاً حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات، ارفع اور نزول کے بارے میں بہت اذیت ناک ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ مرزائی اس کا ردوائی کے لیے دین نہ جاننے والوں پر شب خون مارتے ہیں اور وہ نادان جھٹ سجدے میں گر جاتے ہیں پھر احرار کے پاس بھاگے بھاگے آتے ہیں کہ مارے گئے جی ایک مرزائی نے ہمیں بہت تنگ کر رکھا ہے، کوئی آدمی دیں، میں نے بہت سے آنے والوں کو جواب دیا کہ جس آدمی کی آپ کو تلاش اور ضرورت ہے وہ آدمی آپ کے اندر ہے اسے جگالیں، بیدار و ہوشیار کریں، مرزائی بھاگ جائے گا۔ اس دور کے معاشی حیوانوں کو یہ بات سمجھ نہیں آتی۔ وہ دنیا کے پیچھے یوں بھاگ رہے ہیں کہ کسی اور کی تو کیا انہیں اپنی بھی ہوش نہیں ہوتی۔ بس انہیں تو آٹھ دس گھنٹے کام کرنے کے بعد شام کو تجوری بھری ہوئی ملنی چاہیے۔ اس کے لیے وہ کبھی ہمارے پاس نہیں آتے اپنے آپ میں مگن رہتے ہیں باقی کائنات سے بری طرح غافل ہیں۔ گزشتہ کئی برس سے مجھے مرزائیوں کے بعض گروؤں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ گفتگوں بھی ہوئی ان میں سے بعض نے کہا کہ مولانا عبید اللہ سندھی نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا۔ میں نے کہا ایسا ہرگز نہیں مولانا تو عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے قائل ہیں اور جو شخص نزول کا قائل ہے وہ لازماً اس بات کا بھی قائل ہے کہ سیدنا مسیح مقدس علیہ السلام آسمانوں میں قیامت کے قریب نازل ہوں گے یہ تو نہیں ہو سکتا کہ مولانا عبید اللہ سندھی قرآن کی تفسیر لکھیں اور ان کی نگاہ سے قیامت و علامات قیامت کی آیات اوجھل رہ گئی ہوں۔ مولانا کی تفسیر میں

وانہ لعلم للساعة فلا تمترن بها واتبعون . هذا صراط مستقيم (پ ۲۵ سورہ زخرف)

اور وہ قیامت کی علامت ہے اس میں مت شک کرو اور میرا کہا مانو یہ ایک سیدھی راہ ہے۔

والا مقام پڑھے بغیر مولانا کے ذمہ انکار حیات عیسیٰ تہمت کے سوا کچھ نہیں کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کے زمین پر نزول کا عقیدہ انہیں آسمانوں میں زندہ مانے بغیر درست ہی نہیں جوا پر نہیں وہ نیچے کیسے آئے گا۔ میں چاہتا تھا کہ جن لوگوں

ماہنامہ ”نقیبِ ختم نبوت“ ملتان

مئی ۲۰۰۷ء

رَدِّ قادیانیت

کے پاس مولانا کی تفسیر قلمی موجود ہے ان سے مل کر اس مقام کو دیکھا جائے مگر اپنی مصروفیت اور غفلت نے اس چشمہ صافی تک نہ پہنچنے دیا۔ اپریل ۱۹۸۸ء کے اوائل میں مولانا محمد صدیق ولی اللہی (۱) جو مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ کے تلمیذ ہیں اور ہمارے دیرینہ کرم فرما۔ وہ تشریف لائے تو میں نے ان سے اس مسئلہ پر بڑی تفصیل سے گفتگو کی تو مولانا نے شفقت کی اور مولانا سندھی کی شرح سطعات کا جو قلمی نسخہ مولانا محمد صدیق کی لائبریری کی جان ہے۔ اس کا فوٹو سٹیٹ عنایت کیا اور ساتھ ہی مولانا کا رسالہ محمودیہ بھی عنایت کیا۔ ”نزول مسیح“ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مولانا کی دونوں کتابوں کی عبارتیں نقل کرتا ہوں قارئین پڑھ کر فیصلہ فرمائیں کہ مولانا سندھی حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کے قائل ہیں یا منکر؟

مرزائی، مرزائی نواز دونوں پڑھیں شاید عقل بینا ہو جائے۔ مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ نے امام ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ کی دعوت و ارشاد اور دینی انقلاب کی تعیین کے لئے امام کی کتابوں اور عبارتوں کو منتخب کیا اور انہیں میں سے منتخب عبارتوں کو جمع کر کے رسالہ مرتب کیا۔ جس کا نام ”محمودیہ“ رکھا ان کے شاگرد شیخ بشیر احمد لدھیانوی مرحوم نے اس کا اردو ترجمہ ”عبیدیہ“ کے نام سے کیا محمودیہ صفحہ نمبر ۲۴، ۲۵، ۲۶ عبیدیہ صفحہ نمبر ۲۵، ۲۶ پر یوں رقم طراز ہیں کہ:

”قال الامام ولي الله في التفهيمات الالهية فاللهمني ربي جل جلاله انك انعكس فيك نور الاسمين الجامعين نور الاسم المصطفوي والاسم العيسوي عليهما الصلوات والتسليمات فعسى ان تكون سادة لا فوق الكمال غاشيا لا قليم القرب فلن يوجد بعدك الاولك دخل في تربيته ظاهرا و باطنا حتى ينزل عيسى عليه السلام“

ترجمہ: ”امام ولی اللہ دہلوی تفہیمات الہیہ ج ۲، ص ۱۲ میں فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام سمجھایا ہے کہ تجھ پر دو جامع اسموں کا نور منعکس ہوا ہے اسم مصطفوی اور اسم عیسوی علیہا الصلوٰۃ والسلام تو عن قریب کے افق کا سردار بن جائے گا اور قرب الہی کی اقلیم پر حاوی ہو جائے گا تیرے بعد کوئی مقرب الہی ایسا نہیں ہو سکتا جس کی ظاہری اور باطنی تربیت میں تیرا ہاتھ نہ ہو۔ یہاں تک کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں۔“

شرح سطعات کی عبارت

انسان کو اپنا حال اور مستقبل خود سوچ کر پروگرام بنانا چاہئے ماضی پر فخر کرتے رہنا احمقوں کا کام ہے اور محض مستقبل میں کسی بڑے مصلح کا منتظر رہنا اس سے بھی زیادہ حماقت ہے۔ اول تو اس کا یقین نہیں کہ وہ مصلح ہمارے زمانہ میں آئے گا۔ فرض کیجئے وہ ہمارے زمانہ میں آتا ہے تو ہم یقین کر سکتے ہیں کہ وہ صرف فعال طاقتوں کو اپنے ساتھ لے گا لو لے لے لے لے اور قاعدین کو تو وہ اپنے پاس تک نہیں آنے دے گا اس قسم کا فکر رکھنے کے ہم دشمن نہیں ہیں کہ ایک مصلح آئے گا۔ اس لیے کہ سنی و شیعہ اس میں مبتلی ہیں اور حدیث

(۱) مولانا محمد صدیق ولی اللہی گزشتہ برس ۲۰۰۶ء میں انتقال فرما گئے۔

میں اس کی وضاحت آچکی ہے۔ اس موضوع پر ہم کسی سے جھگڑنا نہیں چاہتے لیکن یہ بات ہم دونوں طاقتوں کو دکھا سکتے ہیں کہ ان کا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو فعالیت کے ایسے بلند مقام پر پہنچا دیں کہ یہ لوگ اس آنے والے مصلح کے باڈی گارڈ اور وزیرِ اعظم ہو کر کام کریں۔ ایک مذہبی جماعت کے لیے اس کا ماننا ضروری ہے اس لیے ہم اس کی رد کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ قوموں میں بلند تخیل پیدا کرنا ایک دن کا کام نہیں ہے اگر کسی قوم میں بلند تخیل پیدا ہو گیا ہے تو اس میں جو غلطیاں ہوں نکال دینی چاہئیں۔

(شرح سطعات قلمی صفحہ ۲۳، ۲۴)

مولانا مرحوم و مغفور نے بڑی وضاحت سے یہ بات فرمائی ہے کہ نہ تو وہ کسی کی حیات کے منکر ہیں نہ کسی کے نزول کے بلکہ بات تو صرف یہ ہے کہ جب تک کوئی آنے والا نہ آئے تم ہاتھ پہ ہاتھ رکھے بیٹھے رہو اور دعوت و انقلاب کا عمل نبوت چھوڑنے کا گناہ عظیم کرتے رہو زندہ رہنے والی قومیں ایسے کمزورہ رویے کو دینی عمل کہیں تو بہت ہی ذلت کی بات ہے۔ مولانا کے ہاں امت محمدیہ کی زبوں حالی کی بنیادی وجہ عمل انقلاب کا ترک اور آنے والے کا انتظار ہے، جبکہ حدیث مبارکہ اور قرآن حکیم کے واضح احکام ہیں کہ کامیابی اور فلاح ان لوگوں کے لئے ہے جو جدوجہد میں مصروف رہتے ہیں۔ کنج عافیت میں بیٹھ کر خیرہ چشمی سے تماشا کرنے والوں کے لیے نہیں۔“

والذین جاهدوا فینا لنهدينهم سبیلنا

ترجمہ: زندگی کی کشادہ راہیں انہیں لوگوں کے لئے ہیں جو جہادِ زندگی کے عاملین ہیں۔

مولانا نے اگر خدا نخواستہ کہیں ان غافلین کو جھوڑنے کے لئے کوئی جملہ کہہ دیا تو اس سے مقصد انکار نہیں بلکہ ایقظا ہے وہ لوگ جو غفلت شعار ہیں اور کسی آنے والے کے لیے محو انتظار ہیں۔ ان کا علاج وہی الفاظ ہیں جو مولانا نے کہیں کہ دیئے ہوں گے۔ واللہ اعلم

(جولائی ۱۹۸۸ء)

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنڈیزل انجن، سپر پارٹس
تھوک پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501